مذہبی رہنماؤں پر مشتمل یورپین کونسل کے اجلاس کا اعلامیہ

مذہبی رہنماؤں پر مشتمل مذاہب برائے امن کی یورپین کونسل تاریخ مذاہب سے تعلق رکھنے والے سنیئر مذہبی رہنماؤں پر مشتمل ادارہ ہے جس میں یورپ میں رہنے والے عیسائیت، یہودیت، اسلام، بدھ مت، ہندوازم، سکھ مذہب اور زرتشت مذہب کے ماننے والے شامل ہیں، جنھوں نے یہ ذمہ داری لی ہے کہ وہ مذہبی تنازعات کو روکنے میں تعاون کریں گے، پرامن بقائے باہمی کو فروغ دیں گے اور مصالحتی کردار ادا کریں گے، ECRL ورلڈ کانفرنس برائے امن کا ایک شراکتی ادارہ ہے

ہم تمام مذاہب کے ذمہ دار راہنماؤں سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ وہ موجودہ دور میں ہونے والے تشدد اور دہشت گردی، جو مذہب کے نام پر کیے جا رہے ہیں، کی بھرپور مذمت کریں اور ایسے واقعات کو روکنے کے لیے اپنی تمام کوششیں بروئے کار لائیں ہم اظہار رائے کی آزادی کے ایسے غلط استعمال کی مذمت کرتے ہیں، جس کے ذریعے اس چیز کی توہین کی جاتی ہو جو اہل ایمان کے نزدیک مقدس ہو۔ تمام مذاہب کی اپنی مقدس علامتیں اور عقیدے ہوتے ہیں اور ان کے بارے میں وہ بہت حساس ہوتے ہیں۔ ان احساسات کا تمام لوگوں کو احترام کرنا چاہیے خواہ وہ کسی بھی عقیدے کے ہوں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے کارٹونز کی اشاعت حد سے زیادہ مشتعل کرنے والا سلسلہ ہے، جو دنیا کی ۱۳ء ابلین مسلمان آبادی کے جذبات کی سنگین توہین ہے۔ اس قسم کا اقدام دیگر مذہبی گروہوں کے لیے بھی بہت زیادہ مشتعل کرنے کا باعث بنا ہے۔

ہم جمہوریت اور انسانی حقوق کے لئے اظہار رائے کے حق کو ضروری سمجھتے ہیں اور اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں کہ مذہب کی آزادی کا اظہار رائے کی آزادی پر کلی طور پر انحصار ہے اور اس سے اس کا گہرا تعلق ہے۔ اگر ایسی آزادی کو، خصوصاً مائل بہ تشدد صورتحال میں، افراد اور جماعتوں پر ممکنہ نقصان دہ اثرات کا لحاظ کیے بغیر استعمال کیا جائے تو ایسی صورت میں ہم اسے آزادی کا ناجائز استعمال تصور کریں گے۔

حالیہ واقعات سے جسے زیادہ تر لوگ توہین آمیز سمجھتے ہیں، ایسے افراد کو جن کا مقصد لوگوں کو مشتعل کرنا ہے یا بات چیت اور تعاون کے امید افزا عمل کو روکنا ہے، فائدہ اٹھانے نہیں دینا چاہیے۔ مذہب کو انتہا پسندوں کے ہاتھوں کسی بھی مذہبی یا سیاسی تحریک کے ذریعے یرغمال بننے نہیں دینا چاہئے۔ حال ہی میں سفارتخانوں اور گرجا گھر کو آگ لگانے اور فسادات کے دیگر واقعات نہ صرف شہری حقوق کے حوالے سے بلکہ مذہبی نقطہ نظر سے بھی مکمل طور پر ناقابل قبول ہیں۔

اس قسم کے المناک واقعات کو جو متعدد ممالک میں ہو رہے ہیں، صرف اسی صورت میں روکا جا سکتا ہے، جب تمام اہل ایمان، اپنی ثقافت، سماجی و قومی ماحول میں رہتے ہوئے ایک ذمہ دار شہری کے طور پر اپنے ہم عقیدہ گروہ میں قیام امن اور فراہمی انصاف کی پوری ذمہ داری لیں۔ تمام مذاہب میں یہ مشترک اخلاقی فرض موجود ہے کہ ایک شخص کو خدا اور اپنے پڑوسی سے اسی طرح محبت کرنا چاہئے، جیسا کہ وہ اپنی ذات سے کرتا ہے، اس لیے یہ حکم مشترکہ روحانی میراث ہے کہ دوسرے کے ساتھ اسی طرح کا سلوک کرو جیسا کہ تم دوسرے سے اپنے لیے توقع کرتے ہو۔ یہ مذہبی تحریک پیدا کرنے والے احکام زمانہ کیساتھ روحانی روایات کے احترام کا درس دیتے ہیں اور ان روایات کا تعلق ہمارے زمانہ سے بھی بہت گہرا ہے۔ یہ ہماری معیاری مذہبی، نسلی، سماجی اور ثقافتی حدود کو متعین کرنے میں مدد کرتے ہیں۔ یہ ہمیں اس بات کی بہت زیادہ ترغیب دیتے ہیں کہ ثقافتوں کے درمیان جو فرق موجود ہے اس کو کیسے ختم کیا جا سکتا ہے خصوصاً ایسے حالات میں جب بہت شدید قسم کی بے چینی پائی جاتی ہو اور ان مسائل پر تنازعہ ہو جن کا تعلق کلی طور پر یا جزوی طور پر مذہب سے ہو۔

ہم تمام حکومتوں سے پرزور طور پر یہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ تمام ایسے افعال اور بیانات سے باز رہیں جو تنازعہ کو مزید بڑھانے کا سبب بنتے ہوں اور پھر مشترکہ عالمی ذمہ داری کے جذبے کے تحت سفارتی طور پر ایسے تنازعات کا حل تلاش کرنے کی کوشش کریں۔ قانون کی کسی خلاف ورزی کا تصفیہ (عوام کے ذریعے) سڑک کی عدالت میں نہ کروایا جائے بلکہ اس کا تصفیہ ہر ملک کے عدالتی نظام کے اندر رہتے ہوئے اور بین الاقوامی قوانین اور روایات کو مدنظر رکھتے ہوئے موزوں اتھارٹی کے ذریعہ کروایا جائے۔

ممالک جہاں ذرائع ابلاغ آزاد ہو، ان کی حکومتوں سے توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ میڈیا میں شائع ہونے والے مواد سے متعلق معذرت کریں گے۔ یہ انتہائی افسوسناک صورتحال کثیر المذاہب مفاہمت اور باہمی استحکام کی اہمیت کو واضح کرتی ہے۔ مذہبی رہنماؤں کی یورپی کونسل اور اس کا عالمی ادارہ برائے مذہبی امن کسی بھی حکومت اور سول سوسائٹی کے ساتھ مل کر کام کرنے کے لیے تیار ہے جو مخلصانہ طور پر انسانی وقار اور انسانی حقوق کو اور مذہبی عقائد و علامات کے احترام کو فروغ دینا چاہتے ہیں۔ ہم اس وقت باہمی مفاہمت اور مصالحت کے فروغ کے لیے باقاعدہ کوشش کر رہے ہیں اور اس سلسلے میں شراکت اطلاعات، مشورہ اور اپیلوں سے کام لے رہے ہیں۔ ہم یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ ہر ایک مذہبی رہنما کا مصالحت کار کے طور پر کردار بہت اہمیت کا حامل ہے اور یہ راہنما دوسری مذہبی جماعتوں کیساتھ اپنی ذمہ داری اور استحکام کا مظاہرہ کرنے کے حوالے سے بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ اس لیے ایک مذہب پر حملہ تمام مذاہب پر حملہ کے مترادف ہے۔ (اوسلو، ۶ فروری ۲۰۰۶ء)